غیر مسلم ممالک میں عدالت کے ذریعہ طلاق

انیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۷ تا ۳۰ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۲ تا ۱۵ فروری ۲۰۱۰ء، جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ، گجرات

۱- غیر مسلم ممالک کی عدالت کا جج اگر مسلمان ہو اور وہ فیصلہ کرتے وقت شرعی ضوابط کو ملحوظ رکھتا ہے تو اسے مسلم حاکم کے قائم مقام تسلیم کرتے ہوئے فسخ نکاح کے سلسلہ میں اس کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

۲- جن غیر مسلم ممالک میں حکومت کی طرف سے مسلمانوں کے لئے شرعی اصولوں کے مطابق قضاء کا نظام قائم نہیں ہے، وہاں کے مسلمانوں پر واجب ہے کہ ارباب حل وعقد کے مشورے سے دار القضاء، شرعی پنچایت یا ان جیسے ادارے قائم کریں اور اپنے نزاعات ومعاملات میں ان ہی کی طرف رجوع کریں۔

۳- طلاق چونکہ ابغض المباحات ہے، اس لئے اسے اختیار کرنے سے پہلے پورے طور پر مصالحت اور نباہ کی صورت نکالنی چاہئے اور حتی الامکان طلاق وخلع سے بچنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔

۴- غیر مسلم ممالک کی عدالت میں شوہر قانونی مجبوری کے تحت غیر مسلم جج کو درخواست دیتا ہے کہ میرا رشتہ نکاح ختم کردیا جائے اور جج تفریق کا فیصلہ کرتا ہے، تو جج کے فیصلہ تفریق کو طلاق بائن مانا جائے گا؛ البتہ بہتر ہے کہ عدالت کے فیصلہ کے بعد شوہر اپنی زبان سے بھی الفاظ طلاق کہہ دے۔

۵- اگر غیر مسلم ممالک کی عدالت میں غیر مسلم جج کے سامنے عورت رشتۂ ازدواج کو ختم کرنے کے لئے درخواست دیتی ہے اور غیر مسلم جج اس کی درخواست پر شوہر کی اجازت سے تفریق کا فیصلہ کرتا ہے تو معتبر ہے، ورنہ یہ تفریق شرعاً معتبر نہیں ہوگی، ایسی صورت میں عورت یا تو شوہر سے خلع حاصل کرے یا دار القضاء وشرعی پنچایت کے ذریعہ نکاح فسخ کرائے۔

☆☆☆